رقم ایڈوانس لے کر آرڈر پر سونے کے زیورات تیار کر کے بیچنا

مجیب: فرحان احمد عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-389

تاریخ اجراء: 30ذوالحجۃالحرام1443ھ/30 جولائی2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا سونے کا زیور اس طرح بیچ سکتے ہیں کہ پہلے قیمت وصول کر لی جائے، بعد میں دکاندار زیور تیار کروا کر خریدار کو مقررہ وقت پر دے، اس طرح سودا کرنے کی شرعاً اجازت ہے یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

آرڈر پر سونے کے زیورات بنوانا عقدِ استصناع ہے اور یہ اُس وقت جائز ہو گا، جب زیور کی جنس، نوع، وصف وغیرہ کو اس طور پر بیان کر دیا جائے کہ اس میں جہالت باقی نہ رہے، یونہی یہ بھی ضروری ہے کہ اس زیور کی ایک معین قیمت طے کی جائے۔ لہٰذا سونے کے زیورات کا آرڈر لیتے وقت سونے کا کریٹ، اس کا ڈیزائن، وزن وغیرہ اس طور پر طے کریں کہ کسی قسم کی جہالت باقی نہ رہے اور اس زیور کی ایک معین قیمت بھی عقد کے وقت واضح انداز میں طے کر لیں۔ البتہ یہ ضروری نہیں کہ آرڈر کے وقت مکمل قیمت ادا کی جائے بلکہ باہمی رضامندی سے چاہیں تو کچھ رقم ایڈوانس لے لیں اور باقی رہ جانے والی قیمت کو ادھار کر لیں، یونہی مکمل رقم اُدھار بھی کر سکتے ہیں البتہ یہ مسئلہ ذہن نشین رہے کہ جب کل یا بعض قیمت اُدھار ہونے کی شرط پر سودا ہو تو ایسی صورت میں قیمت کی ادائیگی کا معلوم وقت طے کرنا ضروری ہے، ادائیگی کا وقت مجہول ہونے سے عقد فاسد ہو جاتا ہے۔

مبسوط سرخسی میں سونے کی بیع استصناع کو جائز قرار دیا گیا ہے چنانچہ امام رضی الدین سرخسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”ولو استاجر صائغا یصوغ لہ طوق ذھب بقدر معلوم، وقال: زد فی ھذا الذھب عشرۃ مثاقیل فھو جائز لانہ استقرض منہ تلک الزیادۃ، وامرہ ان یخلطہ بملکہ فیصیر قابضا کذلک، ثم استاجرہ فی اقامۃ عمل معلوم فی ذھب لہ ولان ھذا معتاد فقد یقول الصائغ لمن یستعملہ ان ذھبک لا یکفی لمن تطلبہ، فیامرہ ان یزید من عندہ واذا کان اصل الاستصناع یجوز فیما فیہ التعامل

فکذلک الزیادۃ"یعنی اگر کسی نے سنار سے اجارہ کیا کہ سنار اسے سونے کا مخصوص مقدار کا ایک ہار بنادے، اور سنار کو سونا دیتے ہوئے کہا کہ اس میں دس مثقال سونا مزید (اپنی طرف سے) اضافہ کردو تو یہ جائز ہے کیونکہ یہ (یوں ہو گیا کہ) اس شخص نے سنار سے اضافی سونا قرض لیا اور اسے کہا کہ اس اضافے کو میری ملکیت (والے سونے) میں خلط کر دے لہذا اس طرح کرنے سے وہ اضافی سونے پر قابض ہو جائے گا پھر اپنے سونے میں مخصوص کام کرنے پر سنار سے اجارہ کیا۔ نیز اس کی وجہِ جواز یہ بھی ہے کہ اس طرح کا معاملہ معتاد ہے کہ سنار سونا استعمال کرنے والے کو کہہ دیتا ہے کہ جو چیز تم بنوانا چاہتے ہو تمہارا سونا اس کے لئے کافی نہیں ہے تو گاہک اسے کہتا ہے کہ تم اپنی طرف سے اضافی سونا ڈال دو۔ نیز جس چیز میں تعامل ہو اس میں جب اصل استصناع جائز ہے تو زیادتی کے اندر بھی استصناع جائز ہو گا۔ (المبسوط لسرخسی، جلد14، صفحہ60، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم